www.emarsiya.com

۱۳۹

زینب سے کہتے تھے یہ علی غسل کر لیا حیدر
اور طالب اللہ دیکھ کے کفن کر لیا حیدر
سب سے گلے لگا کے رو رخصت کر لیا حیدر
غل حیدر یوں میں ہوا اور مر لیا حیدر

فرصت جو ملی غسل سے سبطین نبی کو
تابوت میں کفنا کے رکھا لاش علی کو

۱۴۰

یہ سن کے ہوا غائب از ہوش حسین
خاموش و دم سرد کہ ہے دل غمگین
ہے بند میں فالج کا پڑا ہاتھ ہے سنگین
عید اور یہ غم ہائے حسین ہائے حسین

سادات میں جب سوگ ہو اور نالہ کشی ہو
پھر عید کے آنے کی بلا خاک خوشی ہو

۱۴۱

بال بچوں سے کہا اور گریبان چاک کیا
روئے کہ فلک روئی ہر فرد ہلاک کیا
کیا فاطمہ و فضہ و زینب نے جو یہ حال
چلائیں کہ گھر بھر میں ہوا شور و وبال

چاک دل ہے غم ہفتاد و دو تن سے اپنا
روتی ہوں ڈھانپ کے منھ روز کفن سے اپنا

۱۴۲

ناگہ یہ کہا تابوت جناب شہ صفدر
اٹھتے ہیں کہ آتے ہیں امیر و شہ و لشکر
واسن میں چھپے شہ کہ ہوئے خیمہ کا اوسر
دیتا تھا ندا منبر پہ شہ بحر و بر کو رو کر

ماہی سے ہو تا ماہ غم اس ماہ نجف کا
اب ناقے پہ تابوت رکھو شاہ نجف کا

۱۴۳

تم دونوں کا نانا ہوں میں خالق کا نبی ہوں
پرسا ہے سے تا حشر عزادار علی ہوں
یہ ناقہ ہے یہ محمل ہے یہ تابوت ہے میرا
یہ دشت ہے یہ قبر ہے یہ گھر ہے میرا

تم دونوں کا نانا ہوں میں خالق کا نبی ہوں
پرسا ہے سے تا حشر عزادار علی ہوں

۱۴۴

دونوں طرف سے ہوئی آواز بلند
یوں ہمیں کرتی ہے آہ آہ الفراق قبر رسا
ہے دل کباب سر پہ ہے نور چشم جب بخت رسا
رات کٹے کیونکر روز ہمیں ہے ہمیں ہے دیکھا

لی بی اک روضہ میں یوں پیٹ کے چلاتی ہے
کربلا شاہ خراسان کی لرز جاتی ہے

۱۴۵

روتی یا زہرا تھی یہ سن کے یہ درد کلام
فرمایا کہ دل میں ہے ہمارے بھی یہ کام
عرض کیا رو کے میں قربان ہوئی ہے ہے امام
آپ نے ہم کو نہ دیکھا نہ سنا بے ہے نام

جسطرح روتی ہو تم پیٹ کے سر کو اپنے
ماں اسی طرح سے روتی ہے پسر کو اپنے

www.emarsiya.com

۶۹
ہے سخن سنگے وہ دلی جا ہو ہی اور کیا
ہی کس منہ سے تا باون میں نام خدا
مین وہ ہون آگے سے دوبار جلا کر جسکا
مین وہ کیا ہون کہ وارث کہا جسکا بیٹا

۷۰
صدیہ قطع مناز ل سے تو ہوش جا
روضہ شاہ پہ جب پہونچا ہوش خدا
بوسہ قبر لیا اور طواف اسنے کیا

۷۱
کیکے بیٹا نہ زائر کو بلایا آکر
اور خطا ہو جو سے داد دینے کی یہ مقدار
جلد اری خا نہ تقدیر سے ہوا کام تمام

کیا مجھے پوچھتی ہی بیکس و دلگیر ہون مین
فاطمہ نام ہی اور مادر شبیر ہون مین

روضہ شہ مین تھے اوس اہل وفا کو گردش
جیسے کعبہ کی طرف قبلہ نما کو گردش

طوف قبر شہ ذیجاہ پہ آمادہ ہین
ہاتھ باندھے ہوے قدسی یہان استادہ ہین

۷۲
کیا ہی جہان مین زائر سے کوئی کہتا ہی
ساتھ تجھ اگر ہون مین ہم صحبت ہون مین
منھ دیکھو اشکون سے بھرا ہم صحبت ہون مین
کربلا مین بھی ادا گاہ یہان ہون مین

۷۳
گر پڑا بیہوش ہو کر شہ پہ وہ زار حزین
اور بیہوشی مین آیا خواب مین وہ نازنین
دیکھا اوسنے کہ ہی بیٹی شہ دین کی یہ حزین
یا بنون زائر سے ہی خوش بہت اوسکی شہ دین

۷۴
اسکھڑی تک تو تسلی نہین روتے روتے
حشر تک گذری گی اپنی یونہین روتے روتے

اور تو قیر بھی حاصل اوسے وہ چند ہوئی
کھل گئے دیدہ دل آنکھ جو مین بند ہوئی

یک بیک روضہ سرور کی زمین کانپ گئی
دیکھا داؤد نے قبر شہ دین کانپ گئی

۷۵
کی بارہی یہ آواز بلند اوسنے بہ
پردہ بیہوشی مین آواز یہ اوسنے سنی
سب کی سب بار سے بیدار کیا اوسنے بھلا
اور بیٹھے اوٹھے زائر سے یہ فرمایا زار

۷۶
ایک غلام مرغ سے سوم کا داؤد تھا نام
نہادہ فخار سکلید در ایوان امام
داخل روضہ اقدس ہوا وہ سرشام
دیکھے کیا جانب زائر یہ کیا اوسنے کلام

۷۷
ہے ادب پا منہ اٹھا نجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہ شاہ است

۷۸
ہے ہے کیا پشت اوٹھا نی ہی شاہ دوسرا
دیکھا نہیں کبھی یہ عالم تم نے جا کر
دیکھا قبر کے جانب وہ ہوا یون گویا
راہ واری کی سبب سے ہی خطا تجھ سے ہوا

کیا ہی قدر مسافر تری دربار مین ہی
یہی مہمانی زائر ترے سرکار مین ہی

www.emarsiya.com

۱۵
واہ داؤد یہ تسلی اللہ دیتے ہیں تجھے
بلکہ خود اللہ تسلی کی خبر دیتے ہیں تجھے
اے مولا نہیں ہم تجھ سے جو بندہ پیارا
بیکس و بے کس و بے یار و مددگار ہے تو

۱۸
آہ داؤد یہ آقا کو نہ پہچانا تو نے
کہ نہ سمجھا کہ یہ عترت کی ہے سید نامور
یہ ہے وہ نہیں یہ ہے وہ بے یار و مددگار
نہیں یار و مددگار ہے کون تیرا سوا

۲۱
جسم اطہر کو اٹھا کر جو جلا زائر کی
بیکسی فرط ادب کو نہ بتا سکی زبان
بیکسی کہنے سے آقا کے ادب مانع تھا
بیکسی کہنے سے آقا کے ادب مانع تھا

۱۶
یہ تو بیکس ہیں کہو کون شکوہ کرے گا
اس کے سر پر نہ ردا ہے نہ عبا ہے نہ ازار
جس کی ذلت ہوئی اس روضہ میں اس کے آگے
مارا لوگوں نے طمانچہ جو بہ زیر دیوار

۱۹
شہ نے سن کر کہا داؤد تو اچھا نہ کیا
تو نے زائر کو ہمارے جو طمانچہ مارا
وہ طمانچہ مرے عارض کا لگا دیکھ ذرا
خیر میں بھی ہوں مگر ضرب کلیجے پہ لگی

۲۲
جس نے سنتے ہی داؤد کو بلوایا تھا
زائر شاہ کے قدموں پہ گرا سر رکھ کر
عرض کی جلد چلا جا تو مدینہ کی طرف
عفو کر دے کہ نہ پھر میرے ہاتھ سے ہو وار

۱۷
تیرے روضہ سے نکل کر میں کدھر جاؤں گا
یہاں سے جا کر نجف پاک میں منہ جاؤں گا
کہتا مقسوم تیرا اب یہاں لایا ہے مجھے
نام لے لے کے بھیجو میرا کہ بلایا ہے تجھے

۲۰
اشک بھی بہتے نہیں پڑے آنکھ نہیں کھولتے ہو
کیا کچھ آزردہ ہو مجھ سے جو نہیں بولتے ہو
یہاں عزت کو سب آتے ہیں کہ ذلت کے لیے
کون اب آئیگا بیکس کی زیارت کے لیے

۲۳
کی جو داؤد نے اس طرح سے رو کر فریاد
طرف روضہ جلا زائر شاہ ابرار
دور سے دیکھ کے مولا کو پکارا زائر
میرے سید کہ آقا کس لئے ہو آج نزار

۱
لگے یہ روضہ انور سے وہ نکلا باہر
اشک تھے آنکھ میں فریاد لبوں پر تھی جسے
وہاں تو زائر وہ جلا اس سے ہوا یہ ظاہر
یہاں ہوئی شق لحد اور شہ بیکس نکلے

۱۴
اگر پاک شہ دیں سے تو خم قامت تھا
اور رخسار پہ آقا کے ورم ظاہر تھا

۱۳
گوشہ قبر میں کہہ تو تھا کہ ہم تھے داؤد
تیری جانب تو نہ زائر کے قدم تھے داؤد

۱۲
بس انہیں باتوں پہ آقا کے تو ہم مرتے ہیں
بہ در دل اپنے غلاموں کی یوں ہی کرتے ہیں

www.emarsiya.com

۲۴

یہ تو زائر نے کہا اور پکارے آقا
اے مرے عاشق جانباز گلے سے لگ جا
کیجیو جا کے نہ حیدر سے یہاں کا تو گلا
عفو کر تجھکو مرے روضے میں پہونچی ایذا

کہا زائر نے کہ ان باتوں سے دل روتا ہے
بس بس آقا مرے اب بندہ خجل ہوتا ہے

۲۵

اے ای مومنو منہ پیٹنے کی جا ہے یہی
غم زائر سے رضا کو یہ اذیت پہونچی
تھی سکینہ جو حسین ابن علی کی پیاری
اوسکے عارض پہ لگی ہوگی جو دم میلی

تڑپا ہوئیگا قلق سے دل افگار حسین
ہو گئے ہونگے نیلے یون ہی رخسار حسین

۲۶

بس قریب اب نہیں مقدور بیاں کا خاموش
آمد ماہ محرم سے ہے ماتم کا خروش
چرخ میں ہے اسی غم سے فلک نیلی پوش
نعرہ ہائے حسینا کا ہر اک سمت ہے جوش

عرض کر شہ سے کہ مجھکو کوئی آزار نہو
ای مسیحا ترا ذاکر کبھی بیمار نہو

۲۷

کعبہ ہے وہ دل جسمین غم آل عبا ہے
اس غم سے جو بیتاب ہے وہ قبلہ نما ہے
جو چشم پر کعبہ دین صرف بکا ہے
رقعے میں کہیں چشمہ زمزم سے سوا ہے

پانی میں نہ لذت نہ یہ کھانے میں مزا ہے
واللہ جو اس رونے کو روا اینمیں مزا ہے

۲۸

کیا خوب ہے اسطرح جو اوقات بسر ہو
اپنی نہ خبر ہو اے غم شبیر کی خبر ہو
دن رات ہو اور رات اسی غم میں سحر ہو
زہرا کیطرح اپنا بھی سوتا ہے جگر ہو

جو سر غم شبیر میں ہر وقت کھلا ہے
اوس سر پہ سدا سایۂ افضال خدا ہے

۲۹

ہشیار کہ مرنے پہ میسر نہیں ہونا
یہ مجلسوں کا جانا یہ شبیر کو رونا
دھو لو جو تمہیں نامۂ اعمال ہے دھونا
اب جاگ لو گر چین سے ہے قبر میں سونا

غافل غم شبیر سے ہوتی نہیں زہرا
واللہ کہ مرقد میں بھی سوتی نہیں زہرا

۳۰

جب فرش سیہ تعزیہ خانہ میں بچھا ہے
شبیر کی تم بیکفنی دھیان میں لاؤ
مجلس میں عزاداروں کو شربت جو پلاؤ
آنسو عطش شاہ شہیدان پہ بہاؤ

گلزار ارم حشر میں انعام ملے گا
اور چشمۂ کوثر کا تمہیں جام ملے گا

۳۱

اوس شخص کی دنیا میں ہے کیا نیک کمائی
دولت جو کمائی تو محرم میں لٹائی
کی مجلس ماتم کہ جہاں فاطمہ آئی
پاکیزہ ضریح شہ مظلوم بنائی

سقای سکینہ کا علم جسنے لیا ہے
بیشک وہ بہشتی ہے وہ مقبول خدا ہے

۳۲

ماتم ہے یہ اوسکا جو شہ ارض و سما ہے
مقبول خدا نائب محبوب خدا ہے
مظلوم ہے بیکس ہے غریب الغربا ہے
کونین کا سردار ہے شاہ شہدا ہے

ماتم ہے یہ اوسکا کہ جو مقتول جفا ہے
مقتول جفا ہے وہی مذبوح قضا ہے